از عدالتِ عظمیٰ

انیل المعروف آندیا سداشیو نندو سکر

بنام

سٹیٹ آف مہاراشٹرا

تاریخ فیصلہ:19 فروری 1996

[ڈاکٹر اے ایس آنند اور کے ایس پریپورنن، جسٹس صاحبان]

فوجداری قانون:

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987: دفعہ 5-غیر قانونی اسلحہ اور گولہ بارود کا قبضہ-کا ثبوت-ملزم سے اسلحہ کی تلاشی اور ضبطی-گواہ استغاثہ-کا ثبوت-پختہ اور قابل اعتماد-گواہ پولیس اہلکار ہوتے ہیں-ان کے قابل اعتبار ہونے کے بارے میں خود شک پیدا نہیں کیا-آزاد پنچ گواہ-جانچ نہ کرنا-اطمینان بخش طریقے سے وضاحت کی گئی-اشیاء کی بازیابی برآمدگی-جانچ کے لیے بھیجنا-صرف 15 دن کی تاخیر-مہلک نہیں-سزا مناسب۔

اسلحہ اور گولہ بارود دونوں کا قبضہ-قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے-یا قبضہ میں ہونا کافی-کارتوس کی بازیابی برآمدگی-"کام کی حیثیت"-ماہرین کی رائے کی عدم موجودگی-دفعہ 5 کے تحت کسی جرم کے لیے ملزم کی اثباتِ جُرم کے خلاف مزاحمت نہیں کر سکے-آرمز ایکٹ، 1959۔

اپیل کنندہ کو دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 کی دفعات 5 کے تحت آرمز ایکٹ، 1959 کی دفعات 3(1) اور 25(1B)(a) کے ساتھ پڑھنے کے جرم میں سزا سنائی گئی اور اسے پانچ سال کی قید بامشقت سزا سنائی گئی۔

استغاثہ کے مقدمے کے مطابق گواہ استغاثہ 2 کو موصول ہونے والی پیشگی معلومات کے مطابق کہ اپیل کنندہ، جو ایک مطلوب مجرم تھا، کے ہوٹل جانے کا امکان تھا، پولیس اہلکار ہوٹل کی طرف

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بڑھے۔ جیسے ہی اپیل کنندہ ہوٹل میں داخل ہوا، اسے گواہ استغاثہ 1 نے قابو کر لیا جس نے اسے اپنے چنگل میں لے لیا۔ عوام میں سے دو پنچ شامل ہوئے اور ان کی موجودگی میں، اپیل گزار کی ذاتی تلاشی سے، دو زندہ کارتوس اور کرنسی نوٹوں سے بھرا ہوا دیسی ساختہ ریوالور گواہ استغاثہ 1 نے گواہ استغاثہ 5 کی مدد سے برآمد کیا۔ ایک پنچ نامہ تیار کیا گیا اور سامان کو ضبط کر کے موقع پر سربمہر کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ کو گرفتار کر لیا گیا اور پولیس پارٹی اسے پولیس اسٹیشن لے گئی، جہاں باضابطہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کی گئی۔ ملکی ساختہ ریوالور اور کارتوس پر مشتمل مہر بند پارسل کو گواہ استغاثہ 6 کے ذریعے فارنسک سائنس لیبارٹری لے جایا گیا۔ بیلسٹک ماہر نے بعد میں اپنی رپورٹ پیش کی جس کے مطابق برآمد شدہ ریوالور کام کرنے کی حالت میں پایا گیا۔ اپیل کنندہ کے پاس اپنے قبضے میں پائے گئے ریوالور کا کوئی لائسنس نہیں تھا اور وہ غیر قانونی اسلحہ اور گولہ بارود کے قبضہ کی وضاحت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ علاقہ، جہاں ہوٹل واقع تھا، کو TADA کے تحت مطلع شدہ علاقہ قرار دیا گیا تھا۔ تفتیش مکمل ہونے کے بعد اپیل کنندہ کو مقدمے کی سماعت کے لیے بھیج دیا گیا۔

استغاثہ کی جانب سے پیش کیے گئے شواہد بشمول گواہ استغاثوں 1 تا 6 کی بنیاد پر نامزد عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ اپیل کنندہ کے خلاف لگائے گئے الزامات مکمل طور پر قائم ہو چکے ہیں۔

اس عدالت کے سامنے اپیل میں، اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ استغاثہ کی جانب سے ریوالور اور کارتوس کی تلاشی اور ضبطی کو کوئی آزاد ثبوت پیش کر کے ثابت نہیں کیا گیا تھا؛ یہ کہ دو آزاد پنچ گواہوں کی عدم شہادت ایک سنگین نقص تھا، جس سے استغاثہ کے مقدمے کی ساکھ متاثر ہوئی؛ کہ گواہ استغاثہ 2 اور گواہ استغاثہ 4 کے ثبوت میں ریوالور پر لیبل پر گواہوں کے دستخط کے حوالے سے سنگین تضاد تھا جس نے پوری تلاشی اور ضبطی کو مشکوک بنا دیا؛ یہ کہ آتشیں اسلحہ اور کارتوس کو بیلسٹک ماہر کے پاس بھیجنے میں تاخیر نے اس کی رپورٹ کو مشکوک بنا دیا؛ اور یہ کہ دو زندہ کارتوس کی 'کام کرنے کی حیثیت' کے بارے میں اپنی رپورٹ میں بیلسٹک ماہر کی کسی واضح رائے کی عدم موجودگی میں، اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھا جا سکا۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1.1. کوئی قانونی اصول ایسا نہیں ہے کہ پولیس اہلکاروں کی شہادت کو مسترد کیا جائے یا یہ کسی داخلی کمزوری کا شکار ہو۔ تاہم، دانشمندی کا مطالبہ ہے کہ پولیس افسران کے شواہد، جو مقدمے کے نتائج میں دلچسپی رکھتے ہیں، کی احتیاط سے جانچ پڑتال اور آزادانہ طور پر تعریف کرنے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

کی ضرورت ہے۔ پولیس اہلکاروں کو ثبوت دینے میں کوئی معذوری نہیں ہوتی اور محض یہ حقیقت کہ وہ پولیس اہلکار ہیں، خود ان کی ساکھ کے بارے میں کسی شک کو جنم نہیں دیتی۔ تمام 5 پولیس اہلکاروں کے شواہد کا احتیاط اور تنقیدی تجزیہ کیا گیا ہے۔ ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ان میں سے کوئی بھی اپیل گزار کا مخالف تھا، اور طویل جرح کے باوجود ان کے ثبوت پورے عرصے تک غیر متزلزل رہے ہیں۔ ان گواہوں نے واضح قیود میں اس جال کی تفصیلات بیان کی ہیں جو اپیل کنندہ کو پکڑنے کے لیے بچھایا گیا تھا اور جس طریقے سے اسے گرفتار کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ سے ہتھیاروں کی تلاشی اور ضبطی کے حوالے سے ان کا ثبوت سیدھا سیدھا اور مخصوص ہے۔ اپیل گزار کے ہوش میں قبضے سے دیسی ساختہ ریوالور کی تلاشی اور ضبطی کی حقیقت استغاثہ نے کسی معقول شک سے بالاتر ثابت کی ہے۔

1.2. ریکارڈ پر موجود شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ چھاپہ مار پارٹی نے تلاشی اور ضبطی کے وقت دو آزاد پنچوں کے ساتھ شامل ہونے کی مخلصانہ کوششیں کیں اور وہ اس طرح شامل ہو گئے۔ انہیں گواہ استغاثہ کے طور پر بھی پیش کیا گیا اور ثبوت دینے کے لیے طلب کیا گیا۔ تاہم، استغاثہ کے ادارے کی جانب سے ان کی خدمت کے لیے کی گئی انتھک کوششوں کے باوجود ان کا پتہ نہیں چل سکا اور نہ ہی ان کا سراغ لگایا جا سکا اور اس لیے مقدمے میں ان سے پوچھ گچھ نہیں ہو سکی۔ اس طرح مقدمے میں ان کی عدم پیش کش نے استغاثہ کے مقدمے میں کوئی خامی پیدا نہیں کی ہے۔ استغاثہ پر ان گواہوں کو روکنے کا الزام نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ اس نے ان کا سراغ لگانے اور انہیں مقدمے میں پیش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن اس حقیقت کی وجہ سے ناکام رہا کہ انہوں نے تلاشی کے وقت ان کے فراہم کردہ پتے چھوڑ دیے تھے اور اس طرف سے بھرپور کوششوں کے باوجود ان کے ٹھکانے کا پتہ نہیں چل سکا۔ لہذا، اپیل کنندہ کی گرفتاری، چھاپہ مار فریق کی طرف سے تلاشی اور ضبطی اور اپیل کنندہ سے دیسی ساختہ ریوالور اور کارتوس کی بازیابی سے متعلق استغاثہ کے بیان کی درستگی پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جس کے لیے وہ پنچ گواہوں سے پوچھ گچھ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی لائسنس یا اختیار پیش نہیں کر سکتا تھا۔

2.1. ریوالور کی ضبطی کے بعد اسے 15 دن کی تاخیر کے بعد گواہ استغاثہ 6 کے بذریعے بیلسٹک ماہر کے پاس بھیج دیا گیا۔ نہ صرف اس تاخیر کی تسلی بخش وضاحت کی گئی ہے بلکہ بصورت دیگر مقدمے کے قائم شدہ حقائق میں بھی اس تاخیر کا کوئی نتیجہ نہیں ہے۔ مدخلہ رجسٹر میں ایک اندراج ہے، اس میں واضح طور پر درج ہے کہ مال خانہ میں دو زندہ کارتوس کے ساتھ ایک دیسی ساختہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ریوالور موصول ہوا تھا۔ کرنسی نوٹوں کے جمع ہونے کا بھی حوالہ ہے جو گواہ استغاثہ 1 نے تلاشی کے وقت اپیل گزار کے قبضے سے بر آمد کیا تھا۔ اس طرح یہ اندراج واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ تلاشی اور ضبطی متاثر ہونے کے بعد بر آمد شدہ اشیا کو گواہ استغاثہ 2 نے فوری طور پر محفوظ تحویل میں رکھ دیا تھا۔ مہر بند پارسل کو لے جایا گیا اور اسی حالت میں گواہ استغاثہ 6 کے ذریعے بیلسٹک ماہر کے حوالے کیا گیا۔ مقدمے کے اس پہلو پر اس کے ثبوت کو جرح میں کوئی چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔ بیلسٹک ماہر کی رپورٹ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اسے پارسل مہر بند حالت میں موصول ہوا تھا اور یہ کہ مہر مہر کے نمونے کے ساتھ مطابقت رکھتی تھی جیسا کہ فردِ استدعا پر طے کیا گیا تھا۔ اس طرح، اس دلیل کی کوئی جائز بنیاد نہیں ہے کہ اپیل کنندہ سے بر آمد شدہ اشیاء کے ساتھ تب تک چھیڑ چھاڑ کی گئی ہو گی جب تک کہ بیلسٹک ماہر ان کا معائنہ نہ کر لے یا ہو سکتا ہے کہ ان کی جگہ لے لی گئی ہو۔ اس معاملے کے حقائق اور حالات میں بیلسٹک ماہر کے ذریعے اشیاء کو جانچ کے لیے بھیجنے میں محض 15 دن کی تاخیر نہ تو حد سے زیادہ ہے اور نہ ہی مہلک اور استغاثہ کے مقدمے کی ساکھ کو متاثر نہیں کرتی ہے۔

2.2 کسی مطلع شدہ علاقے میں اسلحہ یا گولہ بارود کا غیر مجاز قبضہ دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 5 کی توضیعات کو راغب کرتا ہے۔ بازیاب کارتوس کی "کام کرنے کی حیثیت" کے بارے میں کسی ماہر رائے کی عدم موجودگی، لہذا، TADA کی دفعہ 5 کے تحت جرم کے لیے اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کے خلاف اعتراض نہیں کر سکتی ہے کیونکہ مطلع شدہ علاقے میں غیر مجاز طور پر مخصوص آتشی اسلحہ کو قبضہ میں پایا گیا تھا۔

سنجے دت بنام ریاست، جے ٹی (1995) 5 ایس سی 540 کا اطلاق ہوتا ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 728، سال 1995۔

1992 کے TADA اسپیشل کیس نمبر 71 میں ایڈیشنل جج، نامزد عدالت، بمبئی کے مورخہ 27.4.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے آر بی ٹھاکرے، اے چملکر اور ایس اے سید۔

جواب دہندگان کے لیے ایس ایم جادھو۔

عدالت کا فیصلہ ڈاکٹر آنند جسٹس نے سنایا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 19 کے تحت یہ اپیل، (جسے اس کے بعد 'TADA' کہا گیا ہے)، ایڈیشنل جج، گریٹر بمبئی کے لیے نامزد عدالت کے مورخہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں اپیل کنندہ کو آرمز ایکٹ، 1959 کی دفعہ 3 (1) اور دفعہ 2 (1B)(a) کے ساتھ پڑھنے والے TADA کی دفعہ 5 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہے اور اسے 5 سال کے لیے قید بامشقت کا سامنا کرنے کی سزا سنائی گئی ہے۔ اپیل کنندہ نے اس اپیل کے بذریعے اپنی اثباتِ جُرم اور سزا پر سوال اٹھایا ہے۔

استغاثہ کی کہانی کے مطابق، پی ایس آئی ورپے (گواہ استغاثہ-2) کی طرف سے موصول ہونے والی پیشگی اطلاع پر کہ یہاں اپیل کنندہ، جو ایک مطلوب مجرم تھا، کے بمبئی کے ورلی کولی واڑہ کی بستی میں واقع سنکیٹ ہوٹل جانے کا امکان ہے، دادر اپولیس اسٹیشن کے پولیس اہلکار یکم اپریل 1992 کو تقریباً 9 بجے سنکیٹ ہوٹل کی طرف بڑھے۔ جیسے ہی اپیل کنندہ ہوٹل میں داخل ہوا، اسے پی ایس آئی ساونت (گواہ استغاثہ-1) نے قابو کر لیا جو اسے اپنے چنگل میں لے گیا۔ سنجے کاشی ناتھ اور ارجن پدمٹھالی، عوام میں سے دو پنچ شامل ہوئے اور اپیل گزار کی ذاتی تلاشی سے ان کی موجودگی میں، دو زندہ کارتوس سے بھرا ہوا ایک دیسی ساختہ ریوالور اور 1230 روپے کی نقد رقم گواہ استغاثہ 1 نے پی ایس آئی پٹکی گواہ استغاثہ 5 کی مدد سے برآمد کی۔ ایک پنچ نامہ نمائش 15 تیار کی گئی اور سامان کو ضبط کر کے موقع پر سربمہر کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ کو گرفتار کر لیا گیا اور پولیس پارٹی اسے پولیس اسٹیشن دادر لے گئی، جہاں باضابطہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ نمائش پی 11 درج کی گئی تھی۔ مہر بند پارسل گواہ استغاثہ 2 کے ذریعے محفوظ تحویل کے لیے پی آئی انتظامیہ، شری کامتھ کے حوالے کیے گئے۔ دیسی ساختہ ریوالور اور کارتوس پر مشتمل پارسل کو پولیس نائک رویندر رنگاناتھ (گواہ استغاثہ-6) فارنسک سائنس لیبارٹری لے گئے۔ بیلسٹک ماہر نے بعد میں اپنی رپورٹ میں نمائش پی-17 پیش کی، جس کے مطابق برآمد شدہ ریوالور کام کرنے کی حالت میں پایا گیا۔ اپیل کنندہ کے پاس اپنے قبضے میں پائے گئے ریوالور کا کوئی لائسنس نہیں تھا اور وہ غیر قانونی اسلحہ اور گولہ بارود کے قبضے کی وضاحت نہیں کر سکتا تھا۔ نوٹیفکیشن کے ذریعے، اس علاقے کو، جہاں سنکیٹ ہوٹل واقع تھا، TADA کے تحت ایک مطلع شدہ علاقہ قرار دیا گیا تھا۔ تفتیش مکمل ہونے کے بذریعہ اپیل کنندہ کو مقدمے کی سماعت کے لیے بھیج دیا گیا۔

اپنے مقدمے کی حمایت میں، استغاثہ نے 6 گواہوں سے پوچھ گچھ کی اور ثبوت میں مختلف دستاویزات پیش کیں جن میں ابتدائی اطلاعی رپورٹ، نمائش 11، بیلسٹک ماہر کی رپورٹ نمائش پی-

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

17، نوٹیفکیشن، نمائش 18 شامل ہیں۔ مقدمے کی سماعت میں استغاثہ کے 6 گواہوں میں سے گواہ استغاثہ-1 پی ایس آئی ساونت، گواہ استغاثہ-2 پی ایس آئی ورپے، گواہ استغاثہ-3 پی آئی ہڈپ، گواہ استغاثہ-4 پی آئی گائیکواڈ اور گواہ استغاثہ-5 پی ایس آئی پٹکی چھاپہ مار پارٹی کے ارکان تھے۔ استغاثہ کا گواہ 6 بیلسٹک ماہر کے پاس مہر بند پارسل لے کر گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے مجموعہ ضابطہ فوجداری 313 کے تحت درج اپنے بیان میں اپنے خلاف استغاثہ کے الزامات کی تردید کی اور جھوٹے مضمرات کی استدعا کی۔ ٹرائل کورٹ نے ریکارڈ پر موجود شواہد کا تجزیہ کیا اور پایا کہ اگرچہ گواہ استغاثہ 1 سے لے کر گواہ استغاثہ 5 تک تمام پولیس اہلکار تھے، اس کے باوجود ان کے شواہد ٹھوس، قابل اعتماد اور معتبر تھے اور انہیں کوئی کمزوری نہیں تھی۔ ٹرائل کورٹ نے پایا کہ استغاثہ نے تسلی بخش طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ جس علاقے سے اپیل کنندہ کو ملکی ساختہ 32 بور ریوالور پستول کے ساتھ پکڑا گیا تھا، جو اس کے شعوری غیر مجاز تحویل میں تھا، اسے مطلع شدہ علاقہ قرار دیا گیا تھا اور چونکہ بیلسٹک ماہر کی رپورٹ کے مطابق پی-17 ظاہر کرتا ہے، اپیل کنندہ کے قبضے سے برآمد ہونے والا آتشی اسلحہ کام کرنے کی حالت میں تھا، اس لیے وہ سنجے دت بنام ریاست، جے ٹی (1994)5 ایس سی 540 میں اس عدالت کے آئینی بنچ کے ذریعے مقرر کردہ قانون کے پیش نظر TADA کی دفعہ 5 کے تحت جرم کا مجرم تھا۔

مسٹر ٹھاکرے، جو سب سے پہلے اپیل کنندہ کے وکیل تھے، نے پیش کیا کہ ریوالور اور کارتوس کی تلاشی اور ضبطی استغاثہ کی طرف سے کوئی آزاد ثبوت پیش کر کے قائم نہیں کی گئی تھی، اور زور دے کر کہا کہ دو آزاد پنچوں، سنجے کاشی ناتھ اور ارجن پدم تھلی سے پوچھ گچھ نہ کرنا، استغاثہ کے مقدمے کی معتبریت کو کم کرنے والی ایک سنگین خامی ہے، اپیل کنندہ کے وکیل نے مزید کہا کہ ریوالور پر لیبل پر گواہوں کے دستخط کے حوالے سے گواہ استغاثہ 2 اور گواہ استغاثہ 4 کے ثبوت میں سنگین تضاد ہے اور اس سلسلے میں گواہ استغاثہ-4 (پیپر بک کا صفحہ 24) کے بیان کا حوالہ دیا گیا ہے، جس میں گواہ استغاثہ 4 نے کہا ہے کہ "شے 1 کے ساتھ آتشی اسلحہ اور شے 4 کے ساتھ کارتوس کو باضابطہ طور پر سربمہر اور الگ سے لیبل کیا گیا تھا۔ پنچوں نے لیبل اور گواہ استغاثہ-2 (پیپر بک کا صفحہ 16) کے بیان پر اپنے دستخط کیے جس میں گواہ استغاثہ 2 نے کہا ہے کہ "پنچوں کے دستخط والے کوئی لیبل ریوالور (آرٹیکل 1) پر چسپاں نہیں کیے گئے تھے"، اور کہا کہ اس تضاد نے پوری تلاشی اور ضبطی کو مشکوک بنا دیا ہے۔ ہماری رائے میں اس دلیل کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اوپر بیان کردہ دونوں بیانات میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ جب کہ گواہ استغاثہ-2 سے پوچھا گیا سوال ریوالور پر گواہوں کے دستخط

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

والے لیبل کو چسپاں کرنے سے متعلق تھا، گواہ استغاثہ-4 سے پوچھا گیا سوال پارسل پر لیبل چسپاں کرنے سے متعلق تھا نہ کہ آرٹیکل (ریوالور) پر۔

درحقیقت تمام 5 گواہ استغاثہ جن سے تلاشی اور ضبطی کی حمایت میں پوچھ گچھ کی گئی ہے وہ چھاپہ مار پارٹی کے رکن تھے۔ یہ سب پولیس اہلکار ہیں۔ تاہم، قانون کی کوئی حکمرانی نہیں ہے کہ پولیس اہلکاروں کے ثبوت کو ضائع کرنا پڑتا ہے یا یہ کہ یہ موروثی کمزوری کا شکار ہے۔ تاہم، دانشمندی کا مطالبہ ہے کہ پولیس اہلکاروں کے شواہد، جو کیس کے نتائج میں دلچسپی رکھتے ہیں، کی احتیاط سے جانچ پڑتال اور آزادانہ طور پر تعریف کرنے کی ضرورت ہے۔ پولیس اہلکاروں کو ثبوت دینے میں کوئی معذوری نہیں ہوتی اور محض یہ حقیقت کہ وہ پولیس اہلکار ہیں، خود ان کی ساکھ کے بارے میں کسی شک کو جنم نہیں دیتی۔ ہم نے تمام 5 پولیس اہلکاروں کے شواہد کا احتیاط اور تنقیدی تجزیہ کیا ہے۔ ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ان میں سے ایک اپیل گزار کے خلاف تھا اور طویل جرح کے باوجود ان کے ثبوت پورے عرصے تک غیر متزلزل رہے ہیں۔ ان گواہوں نے واضح قیود میں اس جال کی تفصیلات بیان کی ہیں جو اپیل کنندہ کو پکڑنے کے لیے بچھایا گیا تھا اور جس طریقے سے اسے گرفتار کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ سے ہتھیاروں کی تلاشی اور ضبطی کے حوالے سے ان کا ثبوت سیدھا سیدھا اور مخصوص ہے۔ یہ اعتماد کی تحریک دیتا ہے اور اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل اپنے شواہد میں کسی بھی سنگین، مہلک، کمزوری کی نشاندہی کرنے کے قابل نہیں رہا ہے۔ ہماری رائے میں، درخواست گزار کے شعوری قبضے کی شکل میں دیسی ساختہ ریوالور کی تلاشی اور ضبطی کی حقیقت استغاثہ نے کسی معقول شک سے بالاتر ثابت کی ہے۔ استغاثہ کی جانب سے دو پنچ گواہوں کے عدم معائنہ کی جو وضاحت دی گئی ہے، جو کہ گواہ استغاثہ نمبر 4 پی آئی گائیکواڑ کی طرف سے داخل کردہ رپورٹ نمائش 24 سے معاونت یافتہ ہے، تسلی بخش ہے۔ ریکارڈ پر موجود شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ چھاپہ مار پارٹی نے تلاشی اور ضبطی کے وقت اپنے ساتھ دو آزاد پنچوں کو شامل کرنے کی مخلصانہ کوششیں کیں اور وہ اس طرح شامل ہو گئے۔ انہیں گواہ استغاثہ کے طور پر بھی پیش کیا گیا اور ثبوت دینے کے لیے طلب کیا گیا۔ تاہم، استغاثہ کے ادارے کی جانب سے ان کی خدمت کے لیے کی گئی بھرپور کوششوں کے باوجود ان کا پتہ نہیں چل سکا اور نہ ہی ان کا سراغ لگایا جا سکا اور اس لیے مقدمے میں ان سے پوچھ گچھ نہیں ہو سکی۔ رپورٹ میں بیان کردہ حقائق کے باوجود 24 ظاہر ہوتا ہے، جس کی درستگی گواہ استغاثہ 4 سے جرح کے دوران عملی طور پر غیر چیلنج شدہ رہی ہے، دونوں پنچوں سے جرح نہ کرنے کو کسی مبہم وجہ سے نہیں کہا جا سکتا۔ اس طرح مقدمے میں ان کے پیش نہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہونے سے استغاثہ کے مقدمے میں کوئی خامی پیدا نہیں ہوئی ہے۔استغاثہ پر ان گواہوں کو روکنے کا الزام نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ اس نے ان کا سراغ لگانے اور انہیں مقدمے میں پیش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن اس حقیقت کی وجہ سے ناکام رہا کہ انہوں نے تلاشی کے وقت ان کے فراہم کردہ پتے چھوڑ دیے تھے اور اس طرف سے بھرپور کوششوں کے باوجود ان کے ٹھکانے کا پتہ نہیں چل سکا۔لہذا، ہمیں اپیل کنندہ کی گرفتاری، چھاپہ مار فریق کی طرف سے تلاشی اور ضبطی اور اپیل کنندہ کے لیے دیسی ساختہ ریوالور اور کارتوس کی بازیابی سے متعلق استغاثہ کے بیان کی درستگی پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ملتی ہے جس کے لیے وہ پنچ گواہوں سے پوچھ گچھ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی لائسنس یا اختیار پیش نہیں کر سکتا تھا۔ہم نے پایا کہ گواہ استغاثہ 1 سے لے کر گواہ استغاثہ 5 تک کا ثبوت قابل اعتماد، ٹھوس اور معتبر ہے۔

اس کے بعد اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ بیلسٹک ماہر کو آتشی اسلحہ اور کارتوس بھیجنے میں تاخیر نے بیلسٹک ماہر کی رپورٹ میں پی-17 کو کمزور اور اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کو غیر مستحکم ظاہر کیا۔ہم متفق نہیں ہوسکتے۔

یقیناً ریوالور کی ضبطی یکم اپریل 1992 کو متاثر ہوئی تھی اور اسے 16.4.1992 پر گواہ استغاثہ 6 کے بذریعے بیلسٹک ماہر کو بھیجا گیا تھا۔نہ صرف اس تاخیر کی تسلی بخش وضاحت کی گئی ہے بلکہ بصورت دیگر مقدمہ کے قائم شدہ حقائق میں بھی اس تاخیر کا کوئی نتیجہ نہیں ہے۔نمائش 29، مدخلہ رجسٹر میں ایک اندراج ہے جس کی تاریخ 1.4.1992 ہے۔اس میں واضح طور پر درج ہے کہ 32 بور (بریک فریم ٹائپ) کا ایک دیسی ساختہ ریوالور جس پر 32 "ایس اینڈ ڈبلیو کے ایف" کے نشانات کے ساتھ دو زندہ کارتوس ہیں، اس معاملے میں جائداد متداعیہ، ملخانہ میں ایک مہر بند پارسل میں موصول ہوئی تھی۔1230 روپے کی نقد رقم جمع کرنے کا بھی حوالہ ہے، جس میں پانچ مالیت کے کرنسی نوٹ شامل ہیں جو پی 1 نے تلاشی کے وقت اپیل گزار کے قبضے سے برآمد کیے تھے۔اس طرح یہ اندراج واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ تلاشی اور ضبطی متاثر ہونے کے بعد برآمد شدہ اشیا کو فوری طور پر گواہ استغاثہ شری کامتھ کی محفوظ تحویل میں رکھا گیا تھا۔مہر بند پارسل کو اسی حالت میں پولیس نائک رویندر رنگاناتھ، گواہ استغاثہ-6 کے ذریعے بیلسٹک ماہر کے پاس پہنچایا گیا۔مقدمے کے اس پہلو پر اس کے ثبوت کو جرح میں کوئی چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔بیلسٹک ماہر کی رپورٹ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اسے پارسل اس شرط پر موصول ہوا تھا کہ مہر مہر کے نمونے کے ساتھ مطابقت رکھتی تھی جیسا کہ فردِ استدعا پر طے کیا گیا تھا۔اس طرح، اس دلیل کی کوئی جائز بنیاد نہیں ہے کہ اپیل گزار سے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

برآمد شدہ اشیا کے ساتھ.بیلسٹک ماہر کے ذریعے ان کی جانچ پڑتال تک چھیڑ چھاڑ کی گئی ہو گی یا یہ کہ اسے 1.4.1992 اور 16.4.1992 کے درمیان تبدیل کیا گیا ہو گا۔اس معاملے کے حقائق اور حالات میں.بیلسٹک ماہر کے ذریعے اشیاء کو جانچ کے لیے بھیجنے میں محض 15 دن کی تاخیر نہ تو حد سے زیادہ ہے اور نہ ہی مہلک اور استغاثہ کے مقدمے کی ساکھ کو متاثر نہیں کرتی ہے۔

اس صورتحال کا سامنا کرتے ہوئے، اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ اپنی رپورٹ میں.بیلسٹک ماہر کی کسی واضح رائے کی عدم موجودگی میں نمائش پی-17 ، دو زندہ کارتوس کی 'کام کرنے کی حیثیت' کے بارے میں، اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھا جا سکا۔اس دلیل کو صرف خارج کرنے کے لیے نوٹس کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔سنجے دت کے معاملے (اوپر) میں یہ واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ TADA کی دفعہ 5 کے تحت کسی جرم کا مجرم ٹھہرانے اور اس کا الزام لگانے کے لیے استغاثہ کو تسلی بخش طور پر یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ ملزم ہوش میں، غیر مجاز طور پر، کسی مطلع شدہ علاقے میں، مخصوص تفصیل کے کسی بھی اسلحہ اور گولہ بارود کے قبضے میں تھا۔ آئینی بنچ نے لفظ "اور" کے استعمال کو متضاد قرار دیا اور کہا کہ دفعہ TADA5 کے تحت کسی جرم کی اثباتِ جُرم کو برقرار رکھنے کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ ملزم کے پاس اسلحہ اور گولہ بارود دونوں تھے۔ مطلع شدہ علاقے میں کسی ایک کا غیر مجاز قبضہ، دفعہ TADA5 کی توضیعات کو راغب کرتا ہے۔ بازیاب شدہ کارتوس کی حیثیت کے بارے میں کسی ماہر رائے کی عدم موجودگی، لہذا، TADA کی دفعہ 5 کے تحت جرم کے لیے اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کے خلاف اعتراض نہیں کر سکتی ہے کیونکہ وہ غیر مجاز طور پر مطلع شدہ علاقہ میں مخصوص آتشی اسلحہ، (ایکٹ 1) کے قبضے میں پایا گیا تھا۔

ہماری رائے میں استغاثہ نے اپیل کنندہ کے خلاف مقدمہ تسلی بخش طریقے سے قائم کیا ہے۔ٹرائل کورٹ نے اسے صحیح طور پر مجرم قرار دیا اور سزا سنائی۔اس اپیل کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔یہ ناکام ہو جاتا ہے اور اسی کے مطابق اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document